یوم چہار شنبہ

جلد ۲۹ | ۱۲ امان ۱۳۲۰ ہش | ۱۳ صفر ۱۳۶۰ ھ | ۱۲ مارچ ۱۹۴۱ء | نمبر ۵۷

صوبہ سرحد کی عدالتوں میں نماز جمعہ کے لئے تعطیل کا مطالبہ

اسلام میں نماز جمعہ کو بہت بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ اور تمام مسلمانوں کا فرض قرار دیا گیا ہے۔ کہ وُہ نہا۔ دھو کر اور حسب حیثیت صاف کپڑے پہن کر قریب کی جامع مسجد میں اکٹھے ہوں۔ اور اجتماعی رنگ میں اللہ تعالےٰ کی عبادت بجالائیں اس روز خطیب مسلمانوں کو اہم اور ضروری امُور کے متعلق اسلامی تعلیم سے آگاہ کرتا۔ اور اعلےٰ پایہ کا انسان بننے کی تلقین کرتا ہے۔

غرض جمعہ کا دن اسلام میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ اس دن کے متعلق شریعت نے جو احکام دیئے ہیں ان کی پابندی کریں۔ مگر اس بات کے پیش نظر یہ بھی ضروری ہے۔ کہ حکومت جمعہ کے روز عبادت کرنے کے لئے مسلمانوں کو ہر ممکن سہولت اور آسانی دے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ صوبۂ سرحد ایسے علاقہ میں بھی جہاں مسلمانوں کی ۹۵ فیصدی آبادی ہے۔ ابھی تک اس بارے میں سہولت حاصل نہیں ہے۔ حالانکہ ضروری ہے۔ کہ مسلمانوں کے لئے تعطیل کا دن جمعہ مقرر کیا جائے۔

درحقیقت اس ضرورت کو سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محسُوس کیا۔ اور گورنمنٹ سے اس کے متعلق مطالبہ بھی کیا۔ چنانچہ حضورؑ نے یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو ایک اشتہار بعنوان "جمعہ کی تعطیل" تحریر فرمایا جس میں لکھا :-

"چونکہ گورنمنٹ عالیہ نے اتوار کی تعطیل کو مقرر کر کے عیسائیوں اور ہندوؤں کو وُہ حق دے دیا ہے۔ جو ایک مذہبی دن کے متعلق اُن کو ملنا چاہیئے تھا۔ تو پھر مسلمان بھی اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ اس مہربان گورنمنٹ سے اپنے حق کا بھی ادب اور انکسار کے ساتھ مطالبہ کریں"

پھر فرمایا "اگر ہماری محسن گورنمنٹ اتوار کی تعطیل کو ہمارے لئے موقوف رکھ کر اس کے عوض میں ہمیں صرف جمعہ کی تعطیل دے دے۔ تو ہم تب بھی بصدق دل راضی ہیں۔ مگر بہرحال ہم رعایا کی درخواست یہی ہے۔ کہ جمعہ کی تعطیل ہو"

غرض بانیٔ سلسلۂ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سب سے پہلے اس کے متعلق اپنی آواز بلند کی۔ اور گو ابھی تک کسی صُوبہ میں بھی گورنمنٹ مسلمانوں کے لئے جمعہ کو یوم تعطیل قرار نہیں دے سکی۔ مگر اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ مطالبہ روز بروز اہمیت اختیار کرتا جارہا ہے۔ اور ضروری ہے۔ کہ سرحد صُوبہ کی حکومت اس کی طرف متوجہ ہو۔ اگر انتظامی اور کاروباری مشکلات کی وجہ سے یکلخت پُورا قدم اٹھانا کچھ مشکل نظر آئے۔ تو فی الحال اتنا انتظام ضرور ہو جانا چاہیئے۔ کہ جمعہ کے دن مسلمان نہا دھو کر نماز جمعہ ادا کرسکیں۔ یعنی دفاتر اور کچہریاں کچھ وقت کے لئے بند کر دی جایا کریں۔ اطلاع موصُول ہُوئی ہے۔ کہ بار ایسوسی ایشن نوشہرہ میں وکلاء نے یہ تجویز پاس کی ہے۔ کہ لوکل گورنمنٹ صوبۂ سرحد کو توجہ دلائی جائے۔ کہ وُہ جمعہ کے روز تمام دفاتر اور کچہریاں ایک بجے بعد دوپہر بند کردینے کے احکام جاری کرے۔ تاکہ مسلمان اطمینان کے ساتھ فریضۂ نماز جمعہ ادا کرسکیں۔

موسم گرما میں چونکہ اکثر دفاتر وغیرہ پہلے ہی ایک بجے بند ہوجاتے ہیں۔ اس لئے اس حکم کا اثر صرف موسم سرما پر پڑیگا اور یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جسے ۹۵ فیصدی مسلمان آبادی رکھنے والے صُوبہ میں حکومت برداشت نہ کرسکے اور اس بارے میں ضروری احکام جاری نہ کرے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ صوبۂ سرحد کے تمام اہم مقامات کے ذمہ وار ادارے اس مطالبہ کی پُرزور تائید کریں۔ اور حکومت کو محسُوس کرادیں۔ کہ مسلمان اس مطالبہ کو نہایت اہم سمجھتے۔ اور اس کا پورا ہونا ضروری خیال کرتے ہیں"

سکھوں کو نہایت تلخ تجربہ

سکھوں کے معزز اور باوقار اخبار "شیر پنجاب" (۹ مارچ) نے "دوستوں کے پھُول" کے عنوان سے ایک طویل مضمون لکھا ہے۔ جس میں نہایت دردناک الفاظ میں اس تلخ تجربہ کا ذکر کیا ہے جو حال کی مردم شماری کے دوران میں ہندوؤں کے متعلق سکھوں کو ہوا۔ اگرچہ مضمون کے کئی حصے ایسے ہیں۔ جو مسلمانوں اور سکھوں کے تعلقات استوار کرنے کے کام آسکتے ہیں لیکن اس وقت ہم صرف ایک فقرہ پیش کرتے ہیں۔ لکھا ہے :-

"سکھ دھرم کے خلاف مسلمانوں کی نسبت سَوگنا زیادہ ہندوؤں کے دلوں میں کینہ حسد تعصب اور بغض بھرا ہوا ہے"

اس بارے میں جہانتک جماعت احمدیہ کا سوال ہے۔ ہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کو نہ صرف سکھوں سے کوئی کینہ۔ حسد اور بغض نہیں۔ بلکہ شروع سے اسکی یہ کوشش رہی ہے۔ کہ مسلمانوں اور سکھوں کے تعلقات نہایت دوستانہ اور ہمدردانہ ہوں۔ اسی مقصد کے پیش نظر ان غلط فہمیوں کو دُور کرنے پر زور دیا جاتا ہے۔ جو تاریخی واقعات کے متعلق ہندوؤں نے سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان پیدا کر رکھی ہیں۔ اور جنکی حقیقت نہ جاننے کی وجہ سے سکھ مسلمانوں کو اس نظر سے نہیں دیکھتے جس سے انہیں

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ؍امان ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۷ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نقاہت اور ضعف کی شکائت بدستور ہے۔ تمام جسم میں درد دل کی کمزوری اور ورم بھی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے دعا جاری رکھیں۔

آج سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں میٹریکولیشن کا امتحان شروع ہوا جس میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء نصرت گرلز ہائی سکول کی طالبات۔ ڈی۔ اے وی ہائی سکول قادیان اور خالصہ ہائی سکول طغل والا کے طلباء شریک ہوئے۔

جماعت احمدیہ کوٹ آغا خاں کا جلسہ

۱۲ ؍۱۳ مارچ کو جماعت احمدیہ کوٹ آغا خاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کا جلسہ منعقد ہوگا۔ اردگرد کے دیہات کے احمدی احباب کثرت سے شریک جلسہ ہونگے۔ مرکز سے علماء کرام جائیں گے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) بابو محمد نصیب صاحب عارف آف فیروز پور فیلڈ سے رڈس پر گئے ہیں۔ (۲) محمد شریف صاحب لاہور بیمار ہیں (۳) حاجی عبدالقدیر صاحب بہادر گنج شاہ جہان پور کا پوتا محمد صادق اور نواسہ نورالدین امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ نیز ایک پوتا محمد ذاکر نامی بیمار ہے (۴) اہلیہ صاحبہ سید محمد سلیم صاحب قادیان بیمار ہیں۔ سب کے لئے دعا کی جائے۔

اعلان برائے جماعتہائے سندھ یوم التبلیغ کے سلسلہ میں جماعتوں کو تبلیغی لٹریچر پہونچا دیا گیا تھا۔ سیکرٹریان تبلیغ یوم التبلیغ کی رپورٹیں نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کے علاوہ مندرجہ ذیل پتہ پر بھی جلد بھجوائیں۔
ڈاکٹر حاجی خان صاحب پراونشل سیکرٹری تبلیغ۔ ایس۔ ایس۔ ایم۔ ایس آفیسر پورٹ ہیلتھ آفس کیماڑی کراچی

ضروری اعلان جو احمدی طلباء پولیس ٹریننگ سکول پھلور میں ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں۔ ان کو جمعہ یا باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے مسجد احمدیہ کا علم نہیں ہوتا۔ لہذا ان کی سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ مسجد احمدیہ المعروف مسجد قاضیاں واقعہ محلہ قاضیاں میں آکر جمعہ اور نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ خاکسار محمد اکبر از پھلور

اعلان نکاح ۲۵ ؍تبلیغ ۱۳۲۰ہش چودہری محمد اقبال ولد میاں عبد اللہ خان کا نکاح پچاس روپیہ مہر پر نیاز بی بی بنت چودہری نظام الدین صاحب سے بابو محمد عبدالرشید خان صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے اس رشتہ کو بابرکت کرے۔ خاکسار فتح محمد خان سفید پوش از ماڑی بچیاں

دعائے مغفرت میرا بھائی سید عبدالکریم ۲۷ ؍فروری کو فوت ہوگیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار سید بشیر احمد ہوشیارپور

مومن کا وعدہ سچا ہوتا ہے

مومن اپنے وعدہ کا اتنا سچا اور پکا ہوتا ہے۔ کہ اپنی جگہ سے ہمالیہ پہاڑ ٹل جائے تو ٹل جائے مگر وہ اپنے وعدے سے نہیں ٹلتا۔ کیونکہ اس کی مومنانہ شان کے شایاں یہ ہے کہ خواہ اسے کس قدر بھی تکلیف ہو مگر وہ اپنے عہد کو پورا کرتا ہے وہ یقین رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے لئے موت قبول کر کے کوئی مومن موت کا شکار نہیں ہوتا۔ بلکہ موت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ پس وہ احباب جن کے ذمہ گزشتہ چھ سال میں سے کسی سال کا بقایا ہے۔ وہ اپنے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ان میں وعدے کے بعد اسے پورا کرنے کی طاقت نہیں رہی۔ تو حضور سے معافی لے لیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

(۱) "وہ شخص جو چندہ دینے کی طاقت ہی نہیں رکھتا۔ مگر معافی بھی نہیں مانگتا۔ وہ متکبر ہے کیونکہ وہ دنیا کو دکھانا چاہتا ہے۔ کہ اس نے چندہ دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے اور وہ اسے ادا کرے گا۔ مگر حالت یہ ہے کہ وہ ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا یا ادا کرنا نہیں چاہتا۔ ریا اس پر اس قدر غالب ہے کہ معافی بھی نہیں مانگتا۔ پس وہ متکبر ہے"

(۲) "جو توفیق کے باوجود ادا نہیں کرتا وہ نادہندہ ہے۔ اسے کس نے مجبور کیا تھا کہ اس تحریک میں اپنا وعدہ لکھوائے۔ سوائے ایسی تحریک کے جیسے ایک مومن دوسرے مومن کو تحریک کرتا ہے۔ پس اس تحریک میں شامل ہونا اس کی خوشی پر منحصر تھا۔ اور جبکہ اس نے طوعی طور پر چندہ لکھوایا۔ تو یہ نہائت قابل شرم بات ہے۔ کہ ایک انسان وعدہ تو اپنی مرضی اور خوشی سے کرے۔ مگر اسے پورا نہ کرے۔"

(۳) "میں ان تمام لوگوں کو جن کے ذمہ گزشتہ سالوں کے بقائے ہیں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ جلد سے جلد اپنے بقائے پورے کریں۔ تاکہ ثواب کی جگہ انہیں عذاب نہ ملے۔"

تحریک جدید کے بقایادار احباب حضور کے اس ارشاد کو بغور پڑھیں۔ اور اپنا عہد جلد سے جلد پورا کرنے کی فکر کریں۔ نیز ساتویں سال کے وعدے کرنے والے احباب کو یاد رہے۔ کہ جو لوگ ۳۱ ؍مئی تک اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کریں گے۔ یا اس کا بڑا حصہ ادا کریں گے۔ وہ السابقون الاولون کا ثواب حاصل کرنے والے اور حضور کی خاص خوشنودی اور خاص دعا کے مستحق ہوں گے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا سالانہ امتحان

نظارت تعلیم و تربیت کے زیر اہتمام ہر سال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا امتحان ہوتا ہے۔ اس سال بھی یہ امتحان انشاء اللہ ماہ نبوت (نومبر) میں ہوگا۔ حضرت اقدس کی کتب براہین احمدیہ حصہ چہارم اور ایام الصلح (اردو) نصاب میں رکھی گئی ہیں۔ احباب اور بہنوں کو اس امتحان میں کثرت سے شریک ہونا چاہیئے۔ اس وقت تک جس قدر نام امتحان میں شرکت کے لئے آئے تھے، وہ درج رجسٹر ہو چکے ہیں۔ ان کا اعلان اخبار میں بھی کر دیا جائے گا۔ جماعت ہائے احمدیہ۔ خدام الاحمدیہ۔ اور انصار اللہ کے عہدہ داران اور لجنات اماء اللہ کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ جو احباب اور بہنیں اس کے لئے تیار ہوں۔ ان کی درخواستیں جن میں نام ولدیت اور پورا پتہ درج ہو نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

جماعت احمدیہ کی تین سو سال میں ترقی

اور

مولوی ثناء اللہ صاحب

کچھ عرصہ ہؤا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار "اہلحدیث" (۲۶ جنوری ۱۹۳۹ء) میں لکھا تھا:۔

"مرزا صاحب دنیا میں تشریف لائے اور آگر چلے بھی گئے۔ اور آپ کی تشریف بری پر آج تیس سال سے زیادہ گزر گئے ہیں۔ مگر یہ آواز کہ خود خدا مسیح ہے۔ آج بڑے زور سے کانوں میں آرہی ہے۔ کیا یہ بیداری کا واقعہ ہے یا خواب کا؟"

پھر یہ سوال اٹھا کر کہ اگر جماعتِ احمدیہ یہ کہے۔ کہ "آئندہ تین سو سال تک مسیح کی الوہیت مٹ جائے گی" یہ جواب دیا۔ کہ:۔

"نبوت محمدیہ علے صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کے حالات تاریخیہ ہمارے سامنے ہیں۔ جو روشنی (دینی کیفیت) حضور کی زندگی میں تھی۔ وُہ آپ کے انتقال کے بعد آہستہ آہستہ کم ہوتی گئی۔ چنانچہ آپ نے خود بھی فرمایا تھا۔ کہ تیس سال کے بعد (یفشوا الکذب) جھوٹ پھیلنا شروع ہو جائے گا۔ واقعات نے اس حدیث کی تصدیق کر دی"

اور آخر میں یہ نتیجہ نکالا۔ کہ:۔

"تین سو سال کے عرصہ میں تو خلافت اسلامیہ بھی ضعیف ہو کر فنا کے قریب پہونچ گئی تھی۔ پھر ظلّ نبوتِ محمدیہ (نبوتِ قادیانیہ) کو یہ طاقت کیسے ہو جائے گی۔ کہ وُہ تین سو سال گزرنے پر الوہیت مسیح کا ابطال کر سکے۔ کون عقلمند کہہ سکتا ہے۔ کہ جو کام شباب (جوانی) میں نہ ہو سکا۔ وُہ شیب (بڑھاپے) میں ہو جائے گا"

اگرچہ اس سوال کے جواب میں بارہا بتایا جا چکا ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسرِ صلیب کے لئے ایسے دلائل مہیا فرما دیئے ہیں۔ کہ ان کی وجہ سے یسوع پرستی کا قصر بالکل منہدم ہو چکا ہے۔ اور عیسائی کہلانے والے عملی اور اعتقادی طور پر اس سے کوئی واسطہ نہیں رکھتے۔ اس طرح احمدیت کی اشاعت اور ترقی کے لئے میدان تیار ہو رہا ہے۔ کیونکہ موجودہ عیسائیت کے بنیادی مسائل الوہیت مسیح۔ تثلیث۔ کفارہ وغیرہ کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قرآن و حدیث کے علاوہ خود بائیبل سے وفات ثابت کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ عیسائی صاحبان جماعت احمدیہ کے ساتھ مناظرات کرنے سے کوسوں دُور بھاگتے ہیں۔

چونکہ اس صورتِ حالات کا بالکل نمایاں طور پر سامنے آنا اور احمدیت کی ترقی کا اکنافِ عالم میں نمودار ہونا ایک مقررہ مدت کے ساتھ اسی طرح وابستہ ہے جس طرح بچہ کا ایک مقررہ عرصہ (نو ماہ) کے بعد پیدا ہونا۔ اس لئے سطحی نظر رکھنے والے اس کو نہیں دیکھ سکتے۔ اس وجہ سے اس اعتراض کا ایک اور رنگ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو جواب دیا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی ترقی کو محال بتاتے ہوئے تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ لکھا تھا۔ کہ:۔

"جو روشنی (دینی کیفیت) حضور (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی زندگی میں تھی۔ وُہ آپ کے انتقال کے بعد آہستہ آہستہ کم ہوتی گئی۔ چنانچہ آپ نے خود بھی فرمایا تھا۔ کہ تیس سال کے بعد (یفشوا الکذب) جھوٹ پھیلنا شروع ہو جائے گا۔ واقعات نے اس حدیث کی تصدیق کر دی"

لیکن اب انہوں نے اپنے اخبار ۷ مارچ ۱۹۴۱ء میں شائع کیا ہے۔ کہ:۔

"مسلمانوں کی ترقی کا اصل زمانہ تیسری صدی ہجری سے شروع ہو کر چھٹی پر ختم ہوتا ہے"

گویا مسلمانوں کی اصل ترقی کا زمانہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کے تین سو سال بعد شروع ہؤا۔ پس جبکہ مسلمانوں کی ترقی تیسری صدی سے شروع ہوئی تھی۔ تو احمدیت کی ترقی تین سو سال کے عرصہ میں کیوں نہیں ہو سکتی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۲ء میں جو یہ فرمایا۔ کہ

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی۔ کہ عیسےٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑیں گے۔ اور دُنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وُہ تخم بویا گیا۔ اور اب وُہ بڑھے گا اور پھُولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵)

اس پر کیونکر اعتراض کیا جا سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ غلبہ اسلام کی پیشگوئی کا پورا ہونا

مولوی ثناء اللہ صاحب نے هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله (سورۃ فتح ع ۴) کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"اسی خدا نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ چونکہ خدا نے بمصلحتِ خود اس رسول کو بھیجا ہے اس لئے وُہ بحکمت ہی اس کی مدد کرتا ہے تاکہ اس نبی کو غیر اسلام سب مذاہب پر غالب کرے۔ تم دیکھ لوگے کہ تمہارے سامنے جتنے لوگ غیر اسلام مذاہب کے پیرو ہیں۔ سب اس کے سامنے جھک جائیں گے۔ تم یقیناً جانو۔ ایسا ہی ہوگا"

(تفسیر ثنائی جلد ۷۔ صفحہ ۱۶۱)

گویا مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک خدا تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس وقت کے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ تم دیکھ لوگے۔ کہ تمام مذاہب کے سب کے سب لوگ تمہارے دیکھتے دیکھتے اس رسول ؐ کے سامنے جھک جائیں گے۔ لیکن کیا ایسا ہؤا۔ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں تمام مذاہب کے پیرووں نے اپنے مذاہب ترک کر کے اسلام قبول کر لیا۔ یا بدرجہ تنزل مفتوح ہو گئے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں تمام ادیان کے پیرووں کا اسلام قبول کر لینا یا مفتوح ہو جانا تو الگ رہا۔ اس زمانہ میں بھی ایسا نہ ہؤا۔ جس کے متعلق مولوی صاحب نے اپنے اخبار میں یہ لکھا ہے۔ "کہ مسلمانوں کی ترقی کا اصل زمانہ تیسری صدی ہجری سے شروع ہو کر چھٹی پر ختم ہوتا ہے" اور آج تک بھی ایسا نہیں ہؤا۔

ان حالات میں کیا مولوی صاحب نعوذ باللہ اس پیشگوئی کو جھوٹا قرار دیں گے۔ اگر نہیں۔ تو جو صورت اس کے پورے ہونے کی وُہ پیش کریں۔ وُہی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ موجودہ زمانہ میں اسلام کے غلبہ کی ثابت کریں گے۔

اگر مولوی ثناء اللہ صاحب یہ کہیں کہ دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان دلائل اور براہین کے ذریعہ جملہ مذاہب پر غلبہ حاصل ہؤا۔ جو خدا تعالےٰ نے اسلام کی صداقت اور دوسرے مذاہب کی بطالت کے متعلق آپ کو دیئے۔ تو یہی جواب ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عیسائیوں وغیرہ پر غلبہ پانے کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔

بہشتی مقبرہ پر اعتراضات کے جوابات

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا خدائی بشارت سے انکار

(۵)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اپنی کتاب "مجدد اعظم" کے صفحہ ۱۰۷۸ پر لکھتے ہیں:-

"اگر آپ کی دعا قبول ہو جاتی۔ تو اس کی صورت یہی ہو سکتی تھی۔ کہ اس میں سوائے بہشتی کے اور کوئی داخل نہ ہو سکے لیکن آپ کی اس دعا کے قبول ہونے میں دو بڑی مشکلات تھیں۔ اول تو یہ کہ اس طرح پھر ایمان بالغیب نہیں رہتا۔ دوئم یہ کہ بغیر خدا کے حضور کھڑے ہونے اور اعمال کے محاسبہ کے محض کارپردازان بہشتی مقبرہ کی اجازت سے بہشت میں داخل ہو جانا کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ خدا کی مالک یوم الدین کی صفت کا ظہور انسانی ذرائع سے مستغنی ہے۔"

پھر لکھتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ اپنی صفات اور افعال کے تقاضہ کو پورا کرنے میں کسی کی بھی دعا کو اگر وہ اس کے خلاف پڑتی ہو درجہ قبولیت نہیں بخشتا۔ خواہ وہ دعا کرنے والا کتنا ہی مقرب الہٰی کیوں نہ ہو۔"

ڈاکٹر صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہشتی مقبرہ کے متعلق دُعا کی قبولیت میں پہلی روک یہ تھی۔ کہ اس کی قبولیت سے ایمان بالغیب اٹھ جاتا تھا۔ یہ نقطہ شائد ڈاکٹر صاحب کے ذہن رسا کی اختراع ہے۔ ورنہ ایک معمولی علم کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ جنت کوئی ظاہری اور جسمانی چیز نہیں بلکہ اس کے متعلق اسلامی نقطہ نگاہ یہ ہے۔ کہ لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علیٰ قلب بشر یعنی جنت کی نعماء کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا۔ نہ کسی کان نے اس کی کیفیات کو سنا۔ اور نہ اس کی کیفیات کا پورا تصور کسی کے دل میں آیا۔ پس جب جنت کے متعلق ہمارا یہ نقطہ نگاہ ہے۔ تو بہشتی مقبرہ کی ظاہری شکل وصورت دیکھ کر نعماء جنت کا کونسا منظر سامنے آتا ہے۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرائط میں کہیں لکھا ہے۔ کہ اس مقبرہ میں جنت کی طرح نہریں چلائی جائیں۔ ہمہ اقسام کے پھل پھول لگائے جائیں۔ اور ان تمام اصناف کی نعمتوں کو جمع کیا جائے۔ جن کا ذکر نعماء جنت کے بیان میں ہے۔ جب حضرت اقدس نے ایسا نہیں لکھا اور نہ ہی ایسا ہوا ہے۔ اور ظاہر بین نگاہ جو ایمان کی روشنی سے بے نور ہے۔ اس کو یہ ایک معمولی قبرستان ہی نظر آتا ہے تو پردہ غائب کیسے اٹھ گیا۔

ڈاکٹر صاحب! یہ جنت تو انہی کو نظر آتی ہے۔ جو اپنے تقوے اور قلب صافی سے کئے ہوئے اعمال صالحہ کے ذریعہ سے اخروی جنت اسی دُنیا میں اپنے ذرہ ذرہ میں محسوس کرتے ہیں۔ بیشک ان کے دل کی جنت اس بہشتی مقبرہ سے ملنے والی جنت کا ان کو مشاہدہ کراتی ہے لیکن ان کے لئے پردہ غائب کے اٹھنے کا سوال ہی کیا ہے۔ وہ تو غائب کے کئی پردے پھاڑ کر اور تقوے اور ایمان کی راہ سے کئی ظلمتوں کے حجابوں کو اٹھا کر اس عالم شہود میں آئے ہیں۔ ہاں جنہوں نے ایمان اور تعلق باللہ سے محرومی کی وجہ سے ابھی اس دنیا میں جنت کا لطف نہیں اٹھایا۔ انکو بہشتی مقبرہ کی جنت بھی نظر نہیں آتی۔ اور ان کے لئے ایمان بالغیب کے اٹھنے کا سوال نہیں۔ بلکہ بہشتی مقبرہ کی ہر ایک چیز ان کے لئے پردہ اخفاء میں ہی ہے۔ آپ اپنی حالت اور اپنے ساتھیوں کی حالت کو ہی دیکھ لیں۔ کیا وہ پردہ غائب ہی نہیں جس کی وجہ سے آپ بہشتی مقبرہ کو دیکھ نہیں سکتے۔ اور باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے ارشادات پر ایمان کے دعوے کے آپ اس الہٰی انتظام کا انکار کر رہے ہیں۔ اگر یہ ایمان بالغیب نہ ہوتا۔ تو آپ کے لئے انکار کی کونسی گنجائش تھی۔

(۶)

ڈاکٹر صاحب کے نزدیک دُوسری روک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کے قبول ہونے میں یہ ہے۔ کہ "خدا تعالیٰ کی مالک یوم الدین کی صفت کا ظہور انسانی ذرائع سے مستغنی ہے" اور یہ کہ "خدا تعالیٰ اپنی مالک یوم الدین کی صفت انجمن کے کارکنوں اور بہشتی مقبرہ کے کارپردازوں کے ہاتھ میں کس طرح دے سکتا ہے"۔ مگر یہ اعتراض اس صورت میں درست ہو سکتا تھا۔ کہ جب انجمن کے ممبران اور بہشتی مقبرہ کے کارپرداز خود بخود اپنی مرضی سے بہشتی مقبرہ میں داخلہ کی شرائط مقرر کرتے۔ اور جس کو چاہتے اس میں داخلہ کی اجازت دیتے۔ اور جسے چاہتے رد کر دیتے۔ لیکن یہاں یہ صورت نہیں بلکہ جیسا کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ "یہ انتظام حسب وحی الہٰی ہے۔ انسان کا اس میں دخل نہیں" اور اس قبرستان میں داخلہ کی تمام شرائط وحی الہٰی سے مقرر ہوئی ہیں۔ پس مالک یوم الدین کی صفت انجمن کے ممبران کے ہاتھ میں نہیں دی گئی۔ بلکہ خود مالک یوم الدین خدا کے اپنے ہاتھ میں ہی ہے۔ ہاں اس نے اپنی صفت کے ظہور کا ایک ذریعہ انجمن کے ممبران کو بنایا ہے۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے یتوفاکم ملک الموت الذی وکل بکم۔ یعنی تمہیں موت کا فرشتہ وفات دیتا ہے۔ جو اس کام کے لئے تم پر مقرر ہے۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ توفتھم الملائکۃ یعنی انکو فرشتے وفات دیتے ہیں۔

پس کیا ڈاکٹر صاحب ان دو آیتوں سے یہ سمجھتے ہیں۔ کہ فرشتوں کا وفات دینا خدا تعالیٰ کی وفات دینے کی صفت کے خلاف ہے۔ اور یہ کہ اس سے اللہ تعالیٰ اپنی وفات دینے کی صفت میں نعوذ باللہ فرشتوں کا محتاج ہو گیا ہے۔ اور اس نے اپنی یہ صفت فرشتوں کے ہاتھ میں دے دی ہے؟ ظاہر ہے۔ کہ یہ خیال نہایت غیر معقول ہے۔ کیونکہ فرشتے خود بخود اپنی مرضی سے وفات نہیں دیتے۔ بلکہ خدا ہی نے ان کو بنایا ہے۔ اور اپنی حکمت کے ماتحت ان کو یہ کام تفویض کیا ہے۔ اور یہ خدا کی صفت کے خلاف نہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کئی بیماریوں کے لئے الہاماً دوائیں بتائی گئیں۔ جن کے استعمال سے فوراً آرام ہو گیا۔ تو کیا اس سے یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اپنی صفت شافی چند پیسوں کی دواؤں کو سونپ دی۔ نہیں ہرگز نہیں پس چونکہ بہشتی مقبرہ کا انتظام خود خدا نے ہی مقرر فرمایا ہے۔ اور وہ خود ہی اس کا چلانے والا اور نگران ہے اس لئے مالک یوم الدین کی صفت کسی دوسرے کے ہاتھ میں نہیں۔ بلکہ مالک یوم الدین کے اپنے ہاتھ میں ہی ہے۔ ہاں ڈاکٹر صاحب پر افسوس ضرور ہے۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان دعا کو خدا تعالیٰ کی صفات اور افعال کے خلاف قرار دے کر اس کو ناقابل قبول ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی نہ سہی لیکن مجدد اعظم تو وہ بھی مانتے ہیں۔ پھر کیا مجدد اعظم کی یہی شان ہے۔ کہ وہ اپنی آخری عمر تک بھی خدا تعالیٰ کی صفات اور افعال کا علم صحیح حاصل نہ کر سکے اور ایسی دعا بار بار نہایت توجہ اور تضرع سے خدا کے حضور کرے۔ جس کا قبول کرنا خدائی صفات اور افعال کے منافی ہو۔ کس قدر افسوس ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے خدا کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان ارفع پر داغ لگانا گوارا کیا۔ لیکن یہ برداشت نہ کر سکے۔ کہ بہشتی مقبرہ الہٰی انتظام تسلیم کر لیں۔

(۷)

پھر ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:- "الہام انزل فیھا من کل رحمۃ کو کہ اس میں ہر قسم کی رحمت اتاری گئی ہے

پیش کرنا کچھ بھی مفید مطلب نہیں۔ کیونکہ یہ بشارت اسی بہشتی مقبرہ کی نسبت ہے جو حضرت اقدسؑ کو رؤیا میں دکھلایا گیا ...... لیکن یہ اب کیسے ثابت ہو کہ یہ قبرستان جو حضرت اقدسؑ نے بنایا تھا یہ وہی بہشتی مقبرہ ہے جو آپ کو دکھایا گیا تھا۔" افسوس ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے اس بیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صحیح مفہوم پیش نہیں کیا۔ اور ایسا نتیجہ نکالا ہے۔ جو صریح طور پر سیاق و سباق کے خلاف ہے۔ اس کی تردید کے لئے اس تحریر کا سیاق و سباق لکھنا ہی کافی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام انزل فیھا کل رحمۃ اسی قبرستان کے متعلق ہے جس کا نام بہشتی مقبرہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"ایک جگہ مجھے دکھائی گئی۔ اور اسکا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔"

پھر فرماتے ہیں:- "اس لئے مَیں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے۔ جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کے لئے تجویز کی۔ اور میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا اس میں برکت دے۔ اور اس کو بہشتی مقبرہ بنا دے۔"

اسی طرح تین دفعہ اس قبرستان کے بہشتی مقبرہ بننے کے لئے دعا کر کے آگے فرماتے ہیں:- "اور چونکہ اس قبرستان کیلئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں۔ اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا۔ کہ یہ بہشتی مقبرہ ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیھا کل رحمۃ۔ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔"

پھر تحریر فرماتے ہیں:- "خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں۔ کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں۔ جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔ سو وہ تین شرطیں ہیں۔"

اب ڈاکٹر صاحب دیکھیں۔ کہ انہوں نے کس قدر حضرت اقدسؑ کی تحریرات کے خلاف مفہوم لیا ہے۔ کیونکہ الہام انزل فیھا کل رحمۃ جیسا کہ سیاق و سباق سے ظاہر ہے۔ اسی قبرستان کے متعلق ہے۔ (اول) جس کی زمین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اپنی ملکیت سے دی۔ (دوئم) جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین دفعہ دعا کی۔ کہ خدا تعالےٰ اس کو بہشتی مقبرہ بنائے۔ (سوئم) جس میں داخلہ کے لئے حضورؑ نے خدا کی وحی سے شرائط مقرر کیں۔ تاکہ اس میں بہشتی ہی داخل ہو سکیں۔ اب ڈاکٹر صاحب بتائیں کہ ان خصوصیات والا قبرستان سوائے قادیان کے بہشتی مقبرہ کے کوئی اور بھی ہے؟ اگر نہیں۔ تو پھر ڈاکٹر صاحب اس حقیقت کے انکار کی کس طرح جرأت کرتے ہیں۔ کہ یہ الہام اسی بہشتی مقبرہ کے متعلق ہے۔ اور یہ کہ انہی لوگوں پر خدا کی رحمت کے تمام دروازے کھولے جائیں گے جو اس قبرستان میں داخلہ کی شرائط پورا کر کے اس میں دفن ہونگے۔ ہاں ڈاکٹر صاحب اگر آپ لوگ اپنے عقائد اور اعمال کی وجہ سے اس نعمتِ عظمیٰ سے محروم ہو گئے ہیں۔ تو کم از کم اس رحمت کا انکار تو نہ کریں۔ جو خدا تعالیٰ نے بہشتی مقبرہ کے ذریعہ سے نازل فرمائی ہے۔ کیونکہ اس الٰہی انتظام کا انکار یقیناً خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوگا۔

وکان نصیحۃ للّٰہِ فرضی

فقد بلّغت فرضی بالو داد

خاکسار برکات احمد بی۔ اے از لاہور

نفع مند تجارت

جو احباب اپنا کوئی روپیہ ہمارے توسط سے نفع مند تجارت پر لگانا چاہیں۔ یا بکفالت جائیداد قرض دینا چاہیں۔ جس کا کرایہ یا پیداوار کا نفع اُن کو ملتا رہے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔

فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال

آسمانی تحفہ

بخدمت جمیع مسلمانانِ ہند بتقریبِ پاکستان کانفرنس لاہور

حال ہی میں جو پاکستان کانفرنس لاہور میں منعقد ہوئی اس میں حسب ذیل تبلیغی مضمون تقسیم کیا گیا:-

احباب کرام! آپ جانتے ہیں۔ کہ اسلام وہ مذہب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے دنیا میں بھیجا۔ اور انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کے وعدہ سے اس کی ہمیشہ کی حفاظت کا ذمہ لیا۔ بلکہ اسے کلمہ طیبہ قرار دے کر توتی اکلھا کل حین کی بشارت دے کر ہمارے لئے ایک خوشخبری کا سامان مہیا فرما دیا۔ کہ اب یہ ہر زمانہ میں اس کی حفاظت کے لئے اپنی طرف سے پاک اور برگزیدہ بندے بھیجکر اس کی ترویج کرتا رہیگا۔ چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ امتِ مرحومہ پر جب بھی کوئی روحانی آفت نازل ہوئی اور مسلمان اخلاقی اور روحانی کمزوری کا شکار ہونے لگے اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف سے کسی نہ کسی مصلح کو بھیج دیا۔ جس نے آکر اسلام کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو سنبھال لیا۔

آجکل مسلمان جن حالات میں سے گذر رہے ہیں وہ آپ سے مخفی نہیں یقیناً اسلام کے لئے یہ ایک "تاریک زمانہ ہے۔ اور کیا ایمانی اور کیا عملی جس قدر امور ہیں سب میں سخت فساد واقع ہو گیا ہے۔ اور ایک تیز آندھی ضلالت اور گمراہی کی ہر طرف سے چل رہی ہے۔ وہ چیز جس کو ایمان کہتے ہیں اس کی جگہ چند لفظوں نے لے لی ہے۔ جنکا محض زبان سے اقرار کیا جاتا ہے۔ اور وہ امور جنکا نام اعمال صالحہ ہے۔ ان کا مصداق چند رسوم یا اسراف اور ریاکاری کے کام سمجھے جاتے ہیں۔

پیارے بھائیو! یہ ناممکن تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کی اس حالت کا مشاہدہ کرتا اور اپنے وعدے کو بھول جاتا۔ اس نے یقیناً کوئی کوتاہی نہیں کی بلکہ عین وقت پر اپنی طرف سے ایک مصلح ربانی حضرت میرزا غلام احمدؑ صاحب قادیانی کو بھیج دیا۔ جنہوں نے خدا تعالےٰ کی طرف سے مامور ہوتے ہی یہ اعلان فرمایا کہ:- "اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن .... اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے۔ جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے۔ جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔" (فتح اسلام صفحہ ۱۵-۱۶)

پس میرے بھائیو! میں نہایت ہمدردی کے جذبات کے ساتھ آپکی خدمت میں گذارش کروں گا۔ کہ اگر سچ مچ اسلام کی سابقہ شوکت کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ اسی خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ تو خدا را اس مقصد کے حصول کیلئے جو راہ خدا نے مقرر فرمائی ہے اس کو اختیار کیجئے کہ یہی طریق کامیابی کا ہے۔

ممکن ہے آپ لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ ہم کس طرح معلوم کریں کہ واقعی حضرت مرزا صاحب کو خدا تعالیٰ نے اصلاحِ خلق کیلئے مبعوث فرمایا ہے۔ تو مَیں اس کے لئے آپ کو ایک آسان راہ بتاتا ہوں اور وہ وہی راہ ہے جسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب "نشان آسمانی" میں صفحہ ۳۸ پر تحریر فرمایا ہے حضور فرماتے ہیں:-

"اگر اس عاجز پر شک ہے اور دعویٰ جو اس عاجز نے کیا ہے اس کی صحت کی نسبت دل میں شبہ ہو تو میں ایک آسان صورت رفع شک کی بتلاتا ہوں جس سے ایک طالب صادق انشاء اللہ مطمئن ہو سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اول توبہ نصوح کر کے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں جس کی پہلی رکعت میں سورۃ یٰسین اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورۃ اخلاص ہو۔ اور پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ اے قادر کریم! تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں کہ اس شخص کا تیرے نزدیک جو کہ مسیح موعود اور مہدی اور مجدد الوقت ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کیا حال ہے؟ کیا صادق ہے یا کاذب اور مقبول ہے یا مردود؟ اپنے فضل سے یہ حال رؤیا یا کشف یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما تا اگر مردود ہے تو اس کے قبول کرنے سے ہم گمراہ نہ ہوں اگر مقبول ہے اور تیری طرف سے ہے تو اس کے انکار اور اس کی اہانت سے ہم ہلاک نہ ہوں۔ ہمیں ہر ایک قسم کے فتنہ سے بچا۔ اور ہر ایک قوت تجھ ہی کو ہے۔ آمین"

معزز حضرات! وقت بڑا نازک ہے۔ تمام دنیا پر لڑائی کا ایک جہنم برپا ہے۔ اور بالکل یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا چند ہی سال کے اندر تمام دنیا کی صف لپیٹ دی جائیگی قرآن کریم میں بھی اس جنگ کی پیشگوئی موجود ہے اور اس زمانہ کے مرسل حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بھی خدا تعالیٰ سے علم پا کر آج سے پورے پینتیس سال پہلے اس جنگ کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے کہ:۔

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائیگا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"
(حقیقۃ الوحی ص۲۵۶)

پس توبہ کرو کہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا اور پہلے اس کے کہ اس ملک کی نوبت آ جائے۔ اس کشتی میں سوار ہو کر اپنی جان بچاؤ جو اس زمانہ میں امن کے شہزادہ نے بنائی ورنہ سے

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

خاکسار شیخ عبد القادر مبلغ سلسلہ احمدیہ

چندہ مسجد احمدیہ نائیجیریا مغربی افریقہ

مسجد احمدیہ نائیجیریا کے لئے جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے مبلغ پانچ ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ جس میں ابھی تک صرف ۱۶۷۸/- روپیہ وصول ہوئے ہیں اور ۳۳۲۲/- روپیہ کی کمی ہے۔ احباب اگر معمولی سی بھی توجہ فرمادیں۔ تو یہ رقم چند دنوں میں پوری ہو سکتی ہے۔ اس لئے امید ہے کہ احباب جلد از جلد اس کارخیر میں حصہ لینے کی کوشش کریں گے۔ (ناظر بیت المال)

تبلیغ اندرون ہند

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

ننکانہ صاحب

گیانی واحد حسین صاحب مبلغ متعینہ چک ۵۶۵ نے چک نام دار اور ننکانہ صاحب کا دورہ کیا ایک غیر مبائع سے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ بعض معزز سکھوں سے بھی ملاقاتیں کیں جب بیدی گر تنقی صاحب سے ملنے گئے تو دیکھا کہ وہ قرآن کریم کا گورمکھی ترجمہ پڑھ رہے تھے۔

لائل پور

مولوی محمد یار صاحب عارف لکھتے ہیں۔ ایک ہفتہ لائل پور میں مقیم رہا روزانہ درس قرآن دیتا رہا۔ لجنہ میں ایک تقریر کی۔ چک ۵۶۵ اور اس کے متصل گاؤں ڈوگراں نام کا دورہ کیا۔ غیر احمدی متلاشیان حق سے تبادلہ خیالات ہوا۔ دوران قیام چک مذکور میں روزانہ قرآن کریم کا درس دیتا رہا۔

جموں و مضافات

جناب غلام محمد صاحب خادم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جموں اطلاع دیتے ہیں ماہ جنوری ۴۱ء میں نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد حسین صاحب کو جموں تعینات کیا گیا تھا۔ جنہوں نے مقامی حالات کا جائزہ لینے کے بعد ایک پروگرام تجویز کیا۔ جس کے مطابق بعد نماز فجر درس و تدریس کا سلسلہ جاری ہے۔ نمازیں باجماعت ادا کی جا رہی ہیں۔ اور خطبہ جمعہ میں جماعت کو تبلیغ اور دوسرے کاموں میں حصہ لینے کے لئے تلقین کی جاتی ہے۔ ہر بدھ اور اتوار کو اجلاس ہوتے ہیں۔ جن میں نوجوانوں کو تقاریر کرنے کی ٹریننگ دی جا رہی ہے۔ ۲ سے ۱۹ فروری تک پانچ جلسے مختلف احباب کے مکانوں پر ہوئے۔ حاضری ۳۰ سے ۴۰ تک ہوتی رہی۔ علاوہ ازیں مولوی صاحب کی فرداً فرداً اور مضافات میں بھی بغرض تبلیغ تشریف لے جاتے رہے۔ چند غیر مبائعین بھی زیر تبلیغ ہیں۔

جہلم و کھاریاں

مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے بعد اعجاز احمد صاحب ۵ روز جہلم میں مقیم رہے۔ جماعت کی تربیت کے علاوہ ایک پبلک لیکچر دیا۔ جہلم سے کھاریاں پہنچے۔ اور ایک پبلک جلسہ میں تقریر کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا۔ پھر موضع تہال میں گئے۔ متواتر سفر کی وجہ سے مولوی صاحب بیمار ہو گئے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

کلکتہ

مسٹر دولت احمد خان صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سکرٹری احمدیہ ایسوسی ایشن کلکتہ سے لکھتے ہیں۔ کہ برہمو سماج نے اپنے سالانہ جلسہ پر کانفرنس مذاہب کا بھی انتظام کیا۔ جس میں اسلام کی نمائندگی خاکسار نے کی۔ جس میں تعلیم یافتہ مرد و خواتین کی معقول تعداد موجود تھی۔ اس تقریر کا ایسا اچھا اثر ہوا کہ صاحب صدر نے فرمایا ہندوستان کے قومی مسئلہ کی گتھی احمدی جماعت کے سوا اور کہیں نہ سلجھے گی۔ صرف احمدیہ طریق ہی ایسا ہے جس کے ذریعہ فرقہ وارانہ سوال کا صحیح حل ہو سکتا ہے۔

اعلان

پچھلے دنوں ایک شخص بہادر سنگھ جس نے اپنے آپ کو مظفر آباد ریاست کشمیر کا رہنے والا ظاہر کیا تھا۔ یہاں آیا اور اسلام قبول کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ یہ شخص اردو پڑھنا جانتا تھا۔ کچھ دن مہمانخانہ میں رہنے کے بعد اس نے اسلام قبول کیا۔ اور اسلامی نام محمد بہادر رکھا گیا۔ اسلام قبول کرنے کے چند یوم بعد تک وہ یہاں رہا جس کمرہ میں وہ رہتا تھا وہاں ایک روز صبح سویرے اپنے ہمراہیوں کا بہت سا سامان چرا کر بھاگ گیا۔ اور معدوم پتہ ہو گیا۔ اس کا حلیہ حسب ذیل ہے۔ قد درمیانہ۔ جسم پتلا۔ چہرہ لمبوترا۔ رنگ گورا۔ ڈاڑھی سکھ وضع کی۔ سر کے بال مشین سے کٹے ہوئے۔ اعلان کیا جاتا ہے کہ اس حلیہ کا شخص اگر کسی کے پاس آئے تو اس سے محتاط رہیں۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ۔ قادیان)

"اسلام اور سوشلزم" کے متعلق انعامی مضامین

برادرانِ ملت ! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ

عنوان بالا کے تحت ایک جامع و مدلّل مضمون کی نگارش کی بابت آنجناب کو تکلیف دی جاتی ہے ۔ ہمیں یقین کامل ہے ۔ کہ آپ کی نظری و فکری جہد اور علمی رہنمائی موجودہ و آئندہ ادوار عالم میں سیاسی و اقتصادی مشعلِ راہ کا کام دیگی ۔ چوٹی کے دس مضامین انجمن کتابی شکل میں شائع کریگی ۔ اور جملہ حقوق ملکیت انجمن کیلئے محفوظ ہونگے ۔

اول و دوئم مضمون نگار کی خدمت میں بالترتیب پچیس روپے اور پندرہ روپے کے طلائی تمغہ جات پیش کئے جائینگے ! اور ایک پبلک جلسہ میں ان حضرات کو شرکت کرنے اور اپنی زبان مبارک سے ان کو پڑھنے کی بصد ادب دعوت دی جائیگی ۔ اگر اُن میں سے کسی صاحب نے تمغہ لینا نہ چاہا ۔ تو وہ تمغہ اسی حیثیت سے بعد کے نمبر والوں کو پیش کر دیا جائے گا لیکن اُن کے مضمون کی حیثیت برقرار رہے گی ۔ چونکہ مضمون دقیق اور مطالعہ طلب ہے ۔ اس لحاظ سے بھی کہ معیار انتخاب بلند رکھا گیا ہے ۔ جج صاحبان نے اپنے مشترکہ اجلاس میں مضمون نویسی کیلئے کافی مدت تجویز کی ہے ۔ نیز مضامین کے انتخاب کا عمل اس طریق پر قرار پایا ہے ۔ کہ مضمون نگار کے اسم گرامی و رتبہ سے جج صاحبان کو روشناس نہ کیا جائے ۔ بلکہ ایک چٹ لگا کر رول نمبر لگا دیا جائے اور ہر جج علیحدہ علیحدہ اپنی فہرست پر نمبر دے ۔ پھر ایک اجلاس خصوصی میں جج صاحبان ان فہرستوں کو سامنے رکھیں ۔ اور پچاس فیصدی نمبروں سے کم حاصل کرنے والے مضامین ناقابلِ انعام و اشاعت متصور ہوں ۔

مضمون کی طوالت چھ ہزار الفاظ سے کم اور دس ہزار الفاظ سے زائد نہ ہو ۔

جج صاحبان کا بورڈ اصحاب ذیل پر مشتمل ہوگا ۔

(۱) جناب مولوی محمد عبید اللہ صاحب سندھی مدظلہ العالی (۲) جناب سید سبطین صاحب مدظلہ العالی منشی فاضل مولوی فاضل بی اے ایس پروفیسر عربک گورنمنٹ کالج لدھیانہ (۳) جناب مفتی محمد نعیم صاحب مدظلہ العالی فاضل دیوبند و مفتی شہر لدھیانہ (۴) جناب خواجہ عبد الحمید صاحب مدظلہ العالی ایم ۔ اے ۔ پی ۔ ای ایس پروفیسر آف فلاسوفی گورنمنٹ کالج لاہور (۵) جناب چوہدری عبد الغفور صاحب مدظلہ العالی ایم ۔ اے ۔ ایم ۔ او ۔ ایل پروفیسر فارسی و اردو گورنمنٹ کالج لدھیانہ (۶) جناب چوہدری غلام عباس خانصاحب مدظلہ العالی ایم ۔ اے ۔ پی ۔ ای ۔ ایس پروفیسر ریاضیات گورنمنٹ کالج لدھیانہ و صدر انجمن تعلیم القرآن لدھیانہ

امید واثق ہے ۔ کہ آنجناب عنوان بالا کا تعارف اپنے حلقہ احباب و اثر میں ضرور فرمائیں گے ۔

مضمون کے پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل ہے ۔ مضمون پتہ ذیل پر ارسال فرمائیں ۔

پتہ

چوہدری غلام عباس خان صاحب پروفیسر ریاضیات ۔ دار العباس ۔ نزد کمیٹی باغ لدھیانہ (پنجاب)

(الیس ۔ اے ۔ رشید ہاشمی منشی فاضل سیکرٹری انجمن ہذا)

میٹرک اور بی ۔ اے پاس کلرکوں کی فوری ضرورت

ایک نیم سرکاری محکمہ میں مندرجہ ذیل شرائط کے مطابق کلرکوں کی فوری ضرورت ہے ۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے سرنامہ کی جگہ خالی چھوڑ کر دفتر امور خارجیہ میں فوراً بھیج دیں ۔

(۱) میٹرک فرسٹ ڈویژن ٹائپ کا کام جانتا ہو ۔ تو بہتر ہے ۔ عمر ۲۱ سال سے کم ہو ۔ تنخواہ ۲۵ ۔ ۱/۲ ۔ ۶۰ ملیگی

(۲) بی ۔ اے فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن ٹائپ کا کام جانتا ہو تو بہتر ہے عمر ۲۴ سال تک تنخواہ ۴۰ ۔ ۲ ۔ ۸۰ ملیگی

ناظر امور خارجیہ سلسلہ احمدیہ قادیان

نہایت ضروری گذارش

ہم نے کئی بار احباب جماعت نیز عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے ۔ کہ وہ موجودہ حالات میں جبکہ "الفضل" مالی مشکلات میں سے گذر رہا ہے اس کی طرف دست تعاون بڑھائیں ۔ ہمیں افسوس ہے ۔ کہ بہت سے دوست اس کے متعلق اعلانات پڑھتے ہیں ۔ مگر بہت جلد اس اہم فرض کو بھول جاتے ہیں ۔ جس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے اپنی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے ۔ بعض احباب اور بعض مقامات کی مجالس خدام الاحمدیہ نے اس بارے میں کوشش کی ہے ۔ مگر ضرورت ہے کہ ہر احمدی انفرادی رنگ میں اور ہر عہدیدار اور ہر مجلس خدام الاحمدیہ اجتماعی رنگ میں ان مستطیع احباب کو جو "الفضل" کے خریدار ہیں تحریک فرمائیں ۔ کہ وہ خریدار بنیں ۔

کاغذ پہلے بھی بہت گراں تھا ۔ لیکن ان دنوں اس کی قیمت میں اور بھی اضافہ ہوگیا ہے ۔ اور ابھی اندیشہ ہے ۔ کہ قیمت اور بھی بڑھ جائے ۔ پس ان حالات میں ضروری ہے ۔ کہ احباب پورا تعاون فرمائیں ۔ جو دوست روزانہ "الفضل" نہ خرید سکتے ہوں ۔ ان کے لئے کم سے کم خطبہ نمبر خریدنا ضروری ہے ۔ جس کا سالانہ چندہ باوجود گرانیٔ کاغذ کے صرف اڑھائی روپے (عہ/۲) ہے ۔

منیجر

رشتوں کی ضرورت

خاکسار کی دو بالغ ہمشیرگان جو پڑھی لکھی اور امور خانہ داری سے واقف ہیں کے لئے لائق ۔ نیک اور برسر روزگار مبائع رشتوں کی ضرورت ہے ۔ احباب مندرجہ ذیل ایڈریس پر خط و کتابت کریں :-

خاکسار فتح محمد احمدی شرما آف کراچی
چوک تھانیوالا ۔ گوجرانوالہ

براہین احمدیہ حصہ پنجم

جس میں

صداقت اسلام ۔ کرامات اور معجزات کی حقیقت اپنی بعض پیشگوئیوں اور نشانات کا ذکر اور روحانی معراج کے حصول کے طریق بیان فرمائے گئے ہیں ۲۸۲ صفحہ کی کتاب صرف ایک روپیہ میں ۔

نیز ستر کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سٹ صرف پچیس ۲۵ روپیہ میں ۔ منیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

ضرورت

سندھ میں ہماری ایک اسٹیٹ کیلئے قابل اور دیانتدار منیجر کی ضرورت ہے ۔ خواہشمند احباب درخواست میں اپنی لیاقت اور تجربہ کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی ضرور لکھیں کہ وہ کم از کم کسقدر تنخواہ لینے پر رضامند ہونگے

سپرنٹنڈنٹ ایم ۔ این سینڈیکیٹ قادیان

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آئی سی ایس سب جج اسپیشل حصار فرماتے ہیں :-

"آج میں نے حکیم عبد العزیز خانصاحب کا طبیہ عجائب گھر دیکھا ۔ اس میں اعلیٰ درجہ کی ادویہ مفرد و مرکب ۔ مختلف اقسام کے قیمتی پتھر اور بیسیوں قسم کی چائے اور دیگر عجائب موجود ہیں ۔ مکرمی خانصاحب ایک عرصہ سے ان اشیاء کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں ۔ اور اب یہ حقیقتاً ایک عجائب گھر ہے مرزا مظفر احمد" + طبیہ عجائب گھر کے عجیب و غریب مفردات بیش بہا مرکبات نیز گوناگوں نوادر آپ بھی ملاحظہ فرمائیں اور ہر قسم کی طبی ضرورت کیلئے ہمیشہ طبیہ عجائب گھر کو یاد رکھیں ۔ پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۰ مارچ۔ ایتھنز کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے یونان کے وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ یونانیوں نے اپنی آزادی کی حفاظت کا جو ارادہ کیا ہوا ہے وہ غیر متزلزل ہے۔ ۲۸ اکتوبر کو ہم نے لڑائی کے میدان میں قدم رکھا تھا اور ہم اس وقت تک اس میدان میں ڈٹے رہیں گے۔ جب تک اخلاق اور انصاف کی فتح نہیں ہو جاتی۔ آپ نے مزدوروں کی بہت تعریف کی۔ اور بتایا کہ چار ماہ مصیبتیں سہنے کے باوجود ان کے دل پوری طرح مضبوط ہیں اور وہ مزید قربانیوں کے لئے تیار ہیں۔ وہ کسی خطرہ کی پروا نہیں کریں گے اور کسی ایسی طاقت کے سامنے اپنے سر کو نہیں جھکائیں گے جو یونان کو کچلنے کا ارادہ رکھتی ہو۔ تقریر کے آخر میں آپ نے کہا کہ جنرل میٹاکسس نے یونانیوں کے دلوں میں ایسا جذبہ پیدا کر دیا ہے کہ جس کے نتیجہ میں وہ متحد ہو کر اپنے ملک کی حفاظت کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

ایتھنز ۱۰ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ گذشتہ دو دنوں میں البانیہ میں دو ہزار سے زیادہ اطالوی قید کئے جا چکے ہیں۔ دشمن کے ایک ڈویژن کا بھی بالکل صفایا کر دیا گیا ہے جو حال ہی میں میدان میں آیا تھا۔ جو اطالوی مارے گئے ان میں دو مسولینی کی کیبنٹ کے سابق ممبر بھی تھے۔

لنڈن ۱۰ مارچ۔ بلغاریہ کے برطانوی سفیر آج صوفیہ سے استنبول روانہ ہو گئے۔

انقرہ ۱۰ مارچ۔ ترکی کے دارالخلافہ میں پوری طرح امن ہے۔ ملکی بچاؤ کی وزارت نے لڑائی کا سامان تیار کرنے والے کارخانوں کے اوقات بڑھا دیئے ہیں۔

لنڈن ۱۰ مارچ۔ برطانیہ کو پٹہ پر ادھار مال دینے کے متعلق یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کی کانگرس میں جو بحث ہوئی۔ اس پہ آج برطانوی اخبارات نے رائے زنی کی ہے۔ اخبار "ٹائمز" لکھتا ہے کہ اس بل کی جن لوگوں نے حمایت کی ہے ان میں ری پبلیکن پارٹی کے بھی ممبر تھے۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اس نازک گھڑی میں اختلافات کو بھول جانا چاہیئے۔ اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" لکھتا ہے کہ اس بل کو پاس کر کے امریکہ نے نازی ازم اور فیسی ازم پر ایک کاری وار کیا ہے۔ اخبار "ڈیلی میل" لکھتا ہے کہ اس بل کے نتیجہ میں اب جرمنی کے مقابلہ میں برطانیہ کو توپیں۔ ٹینک اور دیگر سامان حرب برابر ملتا رہے گا۔ اس اخبار نے اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ برطانیہ کو بھی لڑائی کا سامان زیادہ سے زیادہ تیار کرنا چاہیئے تاکہ جس طرح وہ جمہوریت کا قلعہ ہے اسی طرح وہ ہتھیار گھر بھی بن جائے۔ آسٹریلیا میں بھی اس بل کے پاس ہونے پر بڑی تسلی ظاہر کی گئی ہے اور وزیر اعظم نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ اب چونکہ برطانیہ کو امریکہ سے برابر مدد ملتی رہے گی اس لئے جمہوریت سلامت رہے گی۔ جرمنی جیسا کہ توقع تھی اس بل کے پاس ہونے سے سخت ناراض ہے اور اخبارات مسٹر روز ویلٹ کو برا بھلا کہہ رہے ہیں ایک اخبار نے لکھا ہے کہ مسٹر روز ویلٹ چھوٹے ملکوں کا جلاد ہے۔

لنڈن ۱۰ مارچ کل دشمن کے ہوائی حملہ کا زیادہ زور لنڈن اور اس کے ارد گرد کے علاقہ پر رہا۔ جنوبی علاقہ میں بھی کہیں کہیں حملہ ہوا۔ لیکن نقصان بہت کم ہوا۔ لنڈن پر تین دفعہ ہوائی حملہ ہوا۔ پہلا حملہ تو سخت تھا مگر آخری دو حملے معمولی تھے۔ ان حملوں سے زیادہ جانی نقصان نہیں ہوا۔

دہلی ۱۰ مارچ۔ کونسل آف سٹیٹ میں آج تیسرے پہر کمانڈر انچیف نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ میں نے حکم جاری کر دیا ہے۔ کہ یو۔ ٹی۔ سی کو اسی ڈھنگ پر ٹریننگ دی جائے جیسی فوجیوں کو ٹریننگ دی جاتی ہے اس کے متعلق کونسل آف سٹیٹ میں اس سے قبل ایک غیر سرکاری بل پیش تھا جس میں یو۔ ٹی۔ سی کو زیادہ اعلیٰ بنانے کا مطالبہ کیا گیا تھا مگر کمانڈر انچیف کے اس بیان کے بعد اس ریزولیوشن کو واپس لے لیا گیا۔

نئی دہلی ۱۰ مارچ۔ آج سنٹرل اسمبلی میں بجٹ کسی قسم کی کٹوتی کے بغیر پاس کر دیا گیا۔

کراچی ۱۰ مارچ۔ حاجیوں کے دو جہاز حجاز سے واپس آ چکے ہیں۔ ایک تو فروری میں آ گیا تھا اور دوسرا حال ہی میں کراچی پہنچا ہے۔ ان دونوں جہازوں کے ذریعہ تین ہزار ایک سے زیادہ حاجی واپس آئے ہیں۔

نئی دہلی ۱۰ مارچ گورنمنٹ کو ہر ضلع سے مردم شماری کی رپورٹیں موصول ہونی شروع ہو گئی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ تمام ہندوستان کی عارضی گنتی کا اعلان اس مہینہ کے آخر تک ہو جائے گا۔ پہلے اندازہ لگایا گیا تھا کہ ہندوستان کی آبادی چالیس کروڑ کے قریب ہے۔ اب خیال کیا جاتا ہے کہ یہ اندازہ درست ہوگا۔

پشاور ۱۰ مارچ۔ آفریدیوں کے ایک جرگہ نے آج صوبہ سرحد میں گورنر کو جنگی فنڈ میں دس ہزار روپے دیئے اور کہا کہ ہمیں بھی فوج میں بھرتی کر لیا جائے کیونکہ ہم گورنمنٹ کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔

بمبئی ۱۰ مارچ۔ سر جگدیش پرشاد نے جو سیاسی کانفرنس مدعو کی تھی اس میں ۲۵ لیڈروں نے شامل ہونا منظور کر لیا ہے کانفرنس کا اجلاس بمبئی میں جمعرات کے دن ہوگا۔ اس کانفرنس میں چار باتوں پر غور کیا جائے گا۔ اول ہندوستان کی سیاسی گتھی کس طرح سلجھائی جائے۔ دوم سنٹرل گورنمنٹ میں ملک کے نمائندے زیادہ لئے جائیں۔ تیسرے ہندوستان کے بچاؤ کا پورا انتظام کیا جائے۔ چوتھے لڑائی کا سامان تیار کرنے کے لئے ہندوستان میں نئے کارخانے کھولے جائیں۔

لنڈن ۱۰ مارچ۔ رائٹر کے نامہ نگار نے ہنوئی سے اطلاع دی ہے کہ انڈو چائنا کی گورنمنٹ نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ جاپان کی گورنمنٹ نے صلح کی جو تجاویز پیش کی ہیں انہیں وہ پسند نہیں کرتی۔ اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ سیام اور تھائی لینڈ کے نمائندوں کے درمیان ٹوکیو میں صلح کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے جو کانفرنس ہو رہی ہے وہ بھی کامیاب نہیں ہوئی۔

لنڈن ۱۰ مارچ گذشتہ دنوں جنوبی چین کے ۲۵۰ میل لمبے علاقہ میں جاپانی فوجیں اتاری گئی تھیں اب ٹوکیو سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ یہ فوجیں ہٹا لی گئی ہیں۔ ایک جاپانی افسر نے بتایا کہ یہ فوجیں اس لئے اتاری گئی تھیں۔ کہ مارشل چیانگ کائی شک نے اس علاقہ میں جو فوجی اڈے بنا رکھے تھے انہیں توڑ دے۔ چونکہ یہ اڈے اب ٹوٹ چکے ہیں اس لئے فوجوں کو واپس بلا لیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۰ مارچ۔ نیویارک ٹائمز کا نامہ نگار بلغراد سے لکھتا ہے کہ یوگوسلاویہ اور جرمنی میں ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے کا عہد ہو گیا ہے۔ دوسری طرف روس اور یوگوسلاویہ میں دوستی کا اعلان ہونے والا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ کل ادھر جرمنی میں اس عہد پر دستخط ہوں گے اور ادھر ماسکو میں یوگوسلاویہ سے دوستی کا اعلان کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۱۰ مارچ معلوم ہوا ہے جاپان کے وزیر خارجہ برلن جانا چاہتے ہیں غالباً

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی